تفسیر احمد

سُورَةُ العَلَق

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «العلق» کا تفسیر و ترجمه

تصنیف: امین الدین « سعیدي - سعید افغانی»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحیم

سورة العلق

جزء (30)

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی ہے اس کی "19" آیتیں ہیں

وجه تسمیہ:

اس سورت کا نام "علق" رکھنے کی وجه اس کی دوسری آیت هے، اسی طرح اس سورت کو "اقرأ" اور "قلم " بھی کہا جاتاھے، کیونکه الله تعالی نے اپنے فرمان "اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ‌ۚ ۝۱ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ‌ۚ ۝۲ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ ۝۳ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ ۝۴ " سے اس کا آغاز کیاھے۔

یه سوره آسمان اور انسان کے درمیان تقریبًا چھ صدیوں (حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کی درمیان کا زمانه) کے بعد پهلا رابطہ هے اور اسی ربط سے زمین پر بڑی بڑی تبدیلیاں رونما هوئی هیں، اور انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی اس میں، خصلتوں، مزاجوں، فطرت اور عادات میں هونے والی تبدیلیاں متعین ہوتی ہیں -

یه بات قابل ذکر هے که اس سورت کی ابتدا قرآن مجید کی پهلی نازل شده آیات هیں، لیکن اس سورت کا بقیه حصه رسول الله صلی الله علیه وسلم کی قریش میں دعوت کی اشاعت اور اس دعوت کے خلاف ان کی تحریکوں کے بعد نازل هوا۔

سوره علق کی آیات، الفاظ اور حروف کی تعداد

یه وه پهلی سورت هے جس کی پهلی پانچ آیات مکه میں بنی اکرم صلی الله علیه وسلم کے قلب اطهر پر نازل هوئیں، سوره "علق" جسے سوره " اقرأ" کے نام سے بھی جانا جاتاھے، مکی سورتوں میں سے ایک هے، اس سورت میں ایک (۱) رکوع، انیس (۱۹) آیتیں، تہتر (۷۳) الفاظ، ایک سوستانوے (۱۹۷) حروف اور ایک سو پچیس (۱۲۵) نقطے هیں۔

(قرآن کی سورتوں میں حروف کی تعداد میں علماء کی آراء مختلف ہیں، اس بحث کی تفصیل کے لیے سوره" طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں).

سوره علق اور سوره تین میں ربط ومناسبت

سوره تین میں انسان کی منفرد اور خوبصورت تخلیق کا حواله دیاگیاھے، اور انسان کی تخلیق علق اور اس کی تخلیق کے ماده سے بحث کی گئی هے، یه سورت ابدی دنیا کی حالت بھی بتاتی هے، جو پچھلی سورت کا اعاده کرتی هے (آیات متبرکه : ۵ اور ۷).

(c) ketabton.com: The Digital Library

ملاحظہ

سورع علق کی (۱۹) انیسویں آیت میں سجدہ تلاوت ھے، آپ اسی تفسیر کی سورہ النجم میں سجدہ تلاوت کے حکم کے بارے میں تفصیلی معلومات پڑھ سکتے ھیں۔

سورہ علق کے مشتملات

مفسرین کی اکثریت کی رائے یہ ھے کہ اس سورت کے مشتملات سے یہ بات واضح ھوتی ھے کہ یہ سورت پھلی وحی ھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ھوئی۔

شروع میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنےاور تلاوت کرنے کا حکم دیتی ھے، اور پھر انسان کی تخلیق کے بعد خون کے ایک حقیر لوتھڑے کے بارے میں بات کرتی ھے، اور انسان کی تکمیل کے بعد اگلے مرحلے میں وہ خدا کے فضل ورحمت کی روشنی میں علم، دانش اور قلم سے اس کی واقفیت کے بارے میں بحث کرتی ھے ، اگلے مرحلے میں، وہ ناشکرے انسان جو خدا کی تمام نعمتوں اور دی ہوئی عزت کے باوجود سرکشی اور نافرمانی کا راستہ اختیار کرتا ھے کے بارے میں بات کرتی ھے ۔

آخر میں ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب کی طرف اشارہ کرتی ھے جو لوگوں کی ھدایت اور نیک کاموں میں رکاوٹ بنتے ھیں، سجدے کے حکم اور بارگاہ الھی میں تقرب حاصل کرنے کےحکم کے ساتھ سورت کا اختتام ہوتاھے۔

مجموعی طورپر سورہ علق کے موضوعات کا پورا خلاصہ درج ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتاھے

1 - وحی کے نزول کا آغاز بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم (مھر) پر ۔
2 - وحی کے نزول کا آغاز بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم (مھر) پر ۔
3 - بدبخت ابوجھل کا قصہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونماز پڑھنے سےمنع کرنا۔
4 - سورہ علق کانبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالی کے فضل اور رحمت کے بیان کے ساتھ آغاز ھوتاھے، سورت کے شروع میں اللہ تعالی همیں یاد دلاتاھے کہ یہ قرآن یعنی: " ابدی معجزہ" ان پر نازل کیاھے، جب کہ وہ "غار حرا" میں اپنے رب کی عبادت میں مشغول تھے "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ۲ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ۳ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ۵ " اس کے بعد وہ اس دنیا میں انسان کی سرکشی اور طغیان پر بحث کرتی ہوئی کہتی ھے کہ جب بھی انسان کے پاس طاقت

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور دولت ھوتی ھے تو وہ خدا کے حکم کی نافرمانی کرتاھے، اور اپنے پاس موجود نعمتوں اور دولت کی وجه سے وہ سرکشی میں پڑجاتاھے، حالانکہ برعکس ان نعمتوں کے جو خدا نے اپنے فضل اور مهربانی سے اسے عطاء کی ھیں اس کا شکر اداکرنا چاھیے، نه که اس کی نعمتوں کا انکار کرے، اسی طرح یہ سورت آخرت کے انعامات کے حصول کے لیے الله کی طرف لوٹنے کی یاد دہانی کرواتی ھے: "كَلَّآ إِنَّ ٱلۡإِنسَٰنَ لَيَطۡغَىٰٓ ٦ أَن رَّءَاهُ ٱسۡتَغۡنَىٰٓ ٧ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ ٱلرُّجۡعَىٰٓ ٨ ".

اس کے بعدیہ سورت اس امت کے فرعون ابوجهل کا واقعه زیربحث لاتی ھے، که نبی صلی الله علیه وسلم کو ڈرایا کرتاتھا، اور بتوں کی مدد ونصرت کی خاطر پیغمبر کو نماز قائم کرنے سے روکتاتھا، "أَرَءَيۡتَ ٱلَّذِي يَنۡهَىٰ ٩ عَبۡدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ١٠" سورہ کے آخر اور اختتام پر اس بدبخت کافر کو دھمکی دی گئی ھے که اگر اس نے اپنی گمراھی اور سرکشی جاری رکھی تو اسے سخت سزادی جائے گی، اور اس نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کوبھی ھدایت کی که اس مجرم اور گنهگار کے ڈرانے اور دھمکانے پر کان نه دھریں، "كَلَّا لَئِن لَّمۡ يَنتَهِ لَنَسۡفَعَۢا بِٱلنَّاصِيَةِ ١٥ نَاصِيَةٖ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٖ ١٦ فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهُۥ ١٧ سَنَدۡعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ١٨ كَلَّا لَا تُطِعۡهُ وَٱسۡجُدۡ وَٱقۡتَرِب ١٩ " جیسا که ھم نے ذکر کیاکه سورہ مبارکه قرآن پڑھنے اور سیکھنے کی دعوت سےشروع ھوتی ھے، دعا اور عبادت کی وصیت وسفارش پرختم ھوتی ھے، تاکه علم کو عمل کے ساتھ ملایاجائے، ابتداء اورانتهاء متواتر، منظم اور ایک جیسے رھیں۔

تاریخ اسلام میں وحی کا آغاز

عالم اسلام کے اکثر مفسرین اس بارے میں متفق الرأئے ھیں که: سورہ علق کی ابتدائی آیات ھی پهلی نازل ھونے والی وحی ھے: "ٱقۡرَأۡ بِٱسۡمِ رَبِّكَ ٱلَّذِي خَلَقَ ١ خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ مِنۡ عَلَقٍ ٢ ٱقۡرَأۡ وَرَبُّكَ ٱلۡأَكۡرَمُ ٣ ٱلَّذِي عَلَّمَ بِٱلۡقَلَمِ ٤ عَلَّمَ ٱلۡإِنسَٰنَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ ٥ " (سورہ علق آیات: 1 تا 5)

امام احمد رحمة الله علیه کهتے ھیں که عبدالرزاق اور معمربن زھری نے عروہ سے انهوں نے عائشه رضی الله عنها سے روایت کیا ھے که انهوں نے کها: سب سے پهلے چیز جو نبی صلی الله علیه وسلم پرنازل ھوئی وہ نیند میں ایک سچے خواب کی صورت میں تھی، آپؐ جب بھی رات کو کوئی خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح سچ ثابت ھوتا، اس مرحلے کے بعد آپؐ نے

(c) ketabton.com: The Digital Library

تنهائی پسند کی ، غار حرا میں الگ تهلک اور تنها رهتے اور کئی راتوں تک عبادت کرتے رهتے، اپنا زاد راه اور توشه تیارکرکے اس خلوت میں اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔
اس کے بعد خدیجهؓ کے پاس آتے اور دوسری راتوں کے لیے دوباره اپنا زاد راه اور توشه لے کرجاتے، یهاں تک که جب وه غارحرا میں تھے، حق اورسچ ان تک پهنچ گیا، فرشته آپؐ کے پاس آیا اور پڑھنے کو کها، آپؐ نے کها که مجھے پڑھنا نهیں آتا، پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں که: فرشتہ نے مجھے پکڑ کر سینے سے لگایا اور بھینچا، یهاں تک میں تھک گیا، اور بے بس تھا ، میرے اندر توانائی نه رهی، پھر اس نے مجھے چھوڑدیا اور کها: پڑھو: میں نے کها مجھے پڑھنا نهیں آتا، اس نے دوسری بار مجھے پکڑ کر بھینچا، یهاں تک که میں تھک گیا، بے بس هوگیا اور مجھ میں طاقت نهیں رهی، پھر مجھے چھوڑدیا اور کها: پڑھو: میں نے کها: مجھے پڑھنا نهیں آتا، پھر اس نے مجھے تیسری بار پکڑ کر دبایا اور جھنجوڑا، یهاں تک که میں تھک گیا، بے بس هوگیا، اور مجھ میں توانائی نه رهی، پھر کها: "اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ‌ۚ۝۱ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ‌ۚ۝۲ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ۝۳ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ۝۴ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡؕ۝۵ " (اے محمد ! پڑھو جو تم پرنازل هواهے، اس کی شروعات کرو) پڑھ اپنے پروردگار کا نام لے کر، جس نے (جهاں کو پیداکیا) انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم هے، (آپ کے خیال سے ان عظمتوں اور احسانات کے بعد جو آپ دیکھیں گے که تلاوت کی تعلیم ان کے سامنے ساده اور معمولی هے) وه جس نے علم سکھایا قلم سے، (انسانوں کو بهت ساری چیزیں سکھائیں) آنحضرت صلی الله علیه وسلم ان آیات کے ساتھ اس حالت میں گھر لوٹے که آپ کا جسم کانپ رهاتھا، جب خدیجه کے پاس پهنچے تو کها: "زَمِّلُونِیْ زَمِّلُونِیْ" (مجھے ڈھانپو، مجھے ڈھانپو) ان کو ڈھانپا گیا یهاں تک که خوف دور هوگیا، پھر فرمایا: "یَاخَدِیْجَه مَالِیْ" اے خدیجه ! مجھے کیا هوا هے، خدیجه کو آپؐ نے اس واقعه سے آگاه کیا، فرمایا: "قَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ" میں درحقیقت اپنے آپ پر ڈرگیاتھا۔

خدیجه نے کها: کبھی نهیں ، کبھی نهیں! خوشخبری هو آپ کو، الله کی قسم ! الله تعالی آپ کو کبھی ذلیل نهیں کرے گا، کیونکه آپ رشته داری کا خیال رکھتے هیں، اور صله رحمی بھی بجالاتے هیں، آپ سچے هیں اور سچ بولتے هیں ، آپ درد مندوں کی داد رسی کرتے هیں، اور محتاجوں کی مدد کرتے

(c) ketabton.com: The Digital Library

هیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور خدا تعالی کی طرف سے آئی هوئی آفات اور حوادث کے موقع پر آپ دوسروں کے مددگار بن جاتے هیں۔
پھر خدیجه رسول الله صلی الله علیه وسلم کو ورقه بن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی کے پاس لے گئیں۔
ورقه خدیجه کے چچا کا بیٹا تھا، زمانه جاهلیت میں عیسائی هوگیاتها ، انجیل کی کتابوں کو عبرانی زبان سے عربی میں منتقل کرتاتها، بوڑها اور اندها هوگیاتها، خدیجه نے اس سے کہا: اے چچا کے بیٹے ، اپنے بھائی کے بیٹے کی باتیں سنو، ورقه نے کہا: اے چچا زاد بھائی تم کیا دیکھتے هو ؟ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جو کچھ دیکھا اسے بیان کیا، ورقه نے کہا: یه وهی راز دار تھے جسے جبرئیل کہتے هیں، جو موسی علیه السلام کے پاس آیا کرتے تھے، کاش میں اس وقت جواں هوتا، کاش میں اس وقت زنده هوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکالے گی، آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "أو مُخرِجِيَّ هُم؟" (کیا وه مجھے نکالیں گے؟) ورقه نے کہا که: هاں! کوئی آدمی کبھی ایسی چیز نہیں لایا جو تم اپنے ساتھ لائے هو، سوائے اس کے که اس سے دشمنی هوکی گئی هے، اگر میں زنده رها تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا، لیکن کچھ عرصہ نہیں گذرا تھا که ورقه وفات پاگئے....الخ یه روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں زهری سے منقول هے۔
آیت: "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ... " دراصل نبی صلی الله علیه وسلم کی بعثت کا آغاز تھا، علامه مبارکپوری کتاب "الرحیق المختوم" میں لکھتے هیں که: مختلف قرائن، شواهد اور دلائل کو جانچ کر هم 21 رمضان المبارک بروز پیر کی شام به مطابق سنه 10 عیسوی کو نبی صلی الله علیه وسلم کی یوم ولادت کا متعین کرسکتے هیں، که اس وقت ٹھیک چالیس قمری سال ، چھ ماه اور باره دن آپ کی باعزت زندگی گذرچکی تھی، جو که 39 شمسی سال اور 2 ماه اور بیس دن کے برابر هے۔
اسی طرح وه آگے لکھتے هیں: سیرت نگاروں میں نبی صلی الله علیه وسلم پر خدا کی طرف نبوت اور وحی بھیجنے کے پهلے مهینے کے تعین کے بارے میں بهت زیاده اختلاف پایا جاتاهے، بهت سے سیرت نگاروں کی رائی هے که یه ربیع الاول کا مهینه تها، ا ن میں سے ایک اور گروه کا خیال هے که یه رمضان کامهینه تها۔
بعض نے یه بھی کهاهے: یه رجب کا مهینه تها، هم نے ترجیح دی هے که یه رمضان کا مهینه تها، اور یہ اس آیت شریفه کی وجه سے هے: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ " اور دوسری آیت مبارکه فرماتی هے: "إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١

(c) ketabton.com: The Digital Library

" که شب قدر رمضان کے مهینے میں هی هے، اور شب قدر وهی رات ہے جس کے بارے میں الله تعالی سوره دخان آیت : 3 میں فرماتاهے، "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ۝۳ " (سوره الدخان: 3) ۔

نیز اس دلیل کی بنیاد پرکه نبی صلی الله علیه وسلم غار حرا میں رمضان میں قیام فرمایا، اور جبرئیل علیه السلام کے نزول کا واقعه بهی اسی مهینے میں پیش آیا، جیساکه سب جانتے هیں ، جولوگ یه کهتے هیں که رمضان کے مهینے میں وحی کانزول هواهے، وه بهی اس دن کے صحیح تعیین کے بارے میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتے هیں، اس سلسلے میں مختلف روایات موجود هیں بعض نے ساتواں دن کها، بعض سترهویں اور بعض نے اٹهارواں کهاهے۔ ابن اسحاق اور بعض دوسرے سیرت نگاروں کا خیال هے که یه دن 17 رمضان کا دن تها، تا هم ، هم نے ترجیح دی ہے که یه 21 واں دن تها، اس دلیل کے بنیاد پر که تمام سیرت نگار یا ان میں سے اکثر اس بات پر متفق هیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم پیر کے دن مبعوث هوئے، جیسا که خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایاکه : "فیه ولدت وفیه انزل علی"اور دوسری روایت میں ہے:"ذاك یوم ولدت فیه و یوم بعثت او انزل علی فیه (صحیح مسلم، جلد 1، صفحه 368؛ مسند احمد، جلد 5، صفحه 297، 299؛ بیهقي، جلد 4، صفحه 286، 300: حاکم نیشابوري، جلد 2، صفحه 62) " وه رمضان کا مهینه پیر کا دن ساتویں تاریخ تهی، اسی طرح چودهواں ، اکیسواں اور اٹهائیسواں بهی موافق آتاهے، صحیح احادیث کے مفهوم کے مطابق شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرےمیں ایک رات ہے ۔

اگر اس آیت کریمه میں جو مذکور ہےکه : "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ۝۳ " ابوقتاده کی روایت که: آنحضرت کی بعثت پیر کے دن هوئی تهی، ایک ساتھ جمع کرلیں، اسی طرح تقابلی کلینڈر کے مطابق جو اس سال رمضان کے دنوں کے ساتھ پیر کی مطابقت کا تعین کرتاهے، همارے لیے یه بات یقینی هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم کی بعثت 21 رمضان المبارک کی رات کو تهی۔

سورت کے عمومی اور بنیادی مقاصد

1 - انسان کی توجه الله کی طرف هو، جورب ، خالق ، عزت والا، سکهانے والا اور جهالت کے پردے هٹانے والاهے۔
2 - انسان کی توجه اس بات کی طرف هوکه الله تعالی نے اسے خون کے لوتهڑے سے پیدا کیاهے، اور وه رب العزت کی ربوبیت کے ماتحت هے،

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور علم ومعرفت کا علمبردار ھے ، اور جب وہ خود کو حاجتمند نہ سمجھے اور بے پروا پائے تو فساد اور سرکشی کرتاھے ۔

3 - اس بات پر توجہ دینا کہ ھرچیز اللہ کی طرف لوٹتی ھے، ھرچیز کی ابتدا اور تکمیل اسی کے ھاتھ میں ھے۔

4 - انسان کو اس کے فرائض سے آگاہ کرنا کہ اس کی تلاوت بلکہ اس کے تمام اعمال بھی خدا کے نام اور ھدایت کی راہ میں ھوں، اور تقوی کا حکم دے، حق کے ساتھ جنگ نہ کرے اور اس سے منہ نہ پھیرے اور جان لے کہ خدا اسے دیکھ رھاھے، (اور وہ خدا کے محضر اور سامنے ھے)۔

5 - اور اس بات کی طرف توجہ دلاناکہ خدا چاھتاھے کہ ھم ظالموں اور فاسقوں کی پیروی نہ کریں، اور خدا کے بندے اسی کے مطیع ھوں، اور اس کے قریب ھونا چاھتے ھوں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورة العلق

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ۱○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ۲○ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ۳○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ۴○
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ۵○ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤىۙ۶○ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰىؕ۷○ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰىؕ۸○
اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰىۙ۹○ عَبْدًا اِذَا صَلّٰىؕ۱۰○ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤىۙ۱۱○ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰىؕ۱۲○ اَرَءَیْتَ اِنْ
كَذَّبَ وَ تَوَلّٰىؕ۱۳○ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ۱۴○ كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ۬○ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِۙ۱۵○ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ
خَاطِئَةٍۚ۱۶○ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗۙ۱۷○ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَۙ۱۸○ كَلَّاؕ○ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ۩۱۹

سورت کا ترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	شروع کرتاھوں اللہ کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاھے
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ۱○	اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ۲○	اس نے انسان کو ایک جمے هوئے خون سے پیدا کیا
اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ۳○	پڑھ اور تیرا رب سب سے زیادہ کرم والاھے
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ۴○	وہ خدا جس نے قلم کے ساتھ (انسان کو کچھ چیزیں) سکھایا
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ۵○	اس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نهیں جانتاتھا
كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤىۙ۶○	هرگز نهیں، بیشک انسان یقینًا حد سے نکل جاتاھے
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰىؕ۷○	اس لیے کہ وہ خود کو دیکھتا ھے کہ غنی هوگیاھے
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰىؕ۸○	یقینا تیرے رب ھی کی طرف لوٹنا ھے
اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰىۙ۹○	کیا تونے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتاھے
عَبْدًا اِذَا صَلّٰىؕ۱۰○	ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتاھے (ایسا روکنے والا عذاب الهی کا مستحق نهیں ھے؟)
اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤىۙ۱۱○	کیا تونے دیکھا اگروہ هدایت پر هو

(c) ketabton.com: The Digital Library

اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰیؕ۝۱۲	یا اس نے پرهیزگاری کا حکم دیا هو
اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَتَوَلّٰیؕ۝۱۳	کیا تونے دیکها اگر اس (منع کرنے والا) نے جهٹلایا اور منه موڑا
اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰیؕ۝۱۴	تو کیا اس نے یه نه جانا که یقینًا الله دیکھ رهاهے
کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ۪ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِۙ۝۱۵	هرگز نهیں، یقینًا اگر وه باز نه آیا تو هم ضرور اسے پیشانے کے بالوں سے گهسیٹیں گے
نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍۚ۝۱۶	یعنی اس جهوٹی خطا کار پیشانی کے بال
فَلۡیَدۡعُ نَادِیَهٗۙ۝۱۷	پس وه اپنے یاروں کی مجلس کو بلالے
سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَةَۙ۝۱۸	هم عنقریب جهنم کے فرشتوں کو بلالیں گے
کَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ۩۝۱۹	هرگزنهیں، اس کا کهنا مت مان اور سجده کر اور بهت قریب هوجا

سورت کی تفسیر

محترم قارئین:

آیات مبارکه "1 تا 5" تک انسانی تخلیق کی حکمت اور اسے لکهنا پڑهنا سکهانےجیسے موضوعات کے بارے میں بحث کی گئی هے .

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَۚ۝۱	اپنے رب کے نام سے پڑه جس نے پیدا کیا

یه الله تعالی کا نبی صلی الله علیه وسلم سے پهلا خطاب هے، اور اس میں پڑهنے لکهنے اور علم حاصل کرنے کی طرف بلانا بهی شامل هے، کیونکه یهی اسلام کا نصب العین هے، اسلام کی امتیازی صفات میں سے ایک یه بهی هے که اس نے اپنی دعوت کا آغاز پڑهنے، علم اور قلم سے کیا، یعنی اے محمد ! (اپنے رب کا نام لےکرپڑه جس نے پیدا کیا)، (اے محمد ! جوکچھ آپ پر نازل کیا گیاهے اسے پڑهو) اور اپنے رب کا نام لے کر پڑه جس نے (سارے جهاں) کو پیدا کیاهے، پڑه کیونکه پڑهنے سےعلم اور معرفت حاصل هوتی هے، اور رب کی عبادت کی توفیق نصیب هوتی ، اور الله کے نام سے برکتیں اور کامیابیاں ملتی هیں.

کتنی خوبصورت بات هے که اسلام کے مقدس دین کے پهلے آسمانی حکم میں همیں اس خصورتی کے ساتھ ثقافتی حکم ملتاهے، اس لوح اور تختی کا پڑهنا

(c) ketabton.com: The Digital Library

جو پهلی بار بنی صلی الله علیه وسلم کے سامنے کھولی گئی، جوکه باقاعده لکھی هوئی تھی۔
اسی طرح "اقرأ " کے حکم میں یه اهم نکته هے که جوکچھ تجھ پرنازل کیا جائے گا وه پڑھنے کا بھی هے نه که صرف سمجھنے کا ، اس کے نام پر پڑھ جس نے آپ کی مصلحتوں اور منفعتوں کا خیال رکھا، یه تعبیر زیاده الفت او محبت پر دلالت کرتی هے اور اطاعت کے لیے زیاده رغبت دیتی هے۔
اسی طرح "اقرأ" کے حکم میں یه اهم نکته بھی هے که جو کچھ آپ پر نازل کیاجائے گا وه صرف پڑھنے کا نهیں سمجھنے کا بھی هے۔
جی هاں! پڑھ اس کے نام پر جس نے تجھے پیدا کیا، تو الله سبحانه وتعالی اپنے آپ کو اس صفت کے ساتھ همارے سامنے بیان کرتاهے تا که همیں تخلیق کی نعمت یاد دلائی جائے ، کیونکه تخلیق کی نعمت سب سے بڑی اور پهلی نعمت هے۔
یعنی : اے پیغمبر پڑھ خدا کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا، اگرچه اس سے پهلے آپ نه پڑھنا جانتے تھے اور نه لکھنا، کیونکه کائنات کو بنانے والی ذات اس پر بھی قادر هے که آپ میں پڑھنے کی صلاحیت پیدا کردے۔
"الّذی خلق" یهاں صفت تخلیق ذکر کرنے کی حکمت شاید یه هوکه جس طرح مخلوقات پر تخلیق کا انعام اور احسان هواهے، توگویا اسے سب سے پهلا تحفه اور انعام یهی دیاگیاهے ، یهاں خلق کا "مفعول" یعنی جو چیز تخلیق کی گئ هے اس کا ذکر نهیں کیا گیاهے، بلکه اس کی طرف اشاره کیا گیاهے که تمام کائنات اس کی تخلیق هے ۔
الله تعالی اس مبارک سورت کا آغاز "أقرأ" (پڑھنے) سے کرتاهے ، لیکن قرآن کا ذکر نهیں کرتا، علماء کے نزدیک اس آیت میں لفظ قرآن کا ذکرنه کرنے کی مندرجه ذیل دو وجوہات هیں:

1 - آیت کا عمومی معنی قرآن هے، انداز بیان کے اسلوب کے مطابق هروه چیز جو واضح هو اس کا نام نهیں لیاجاتا۔
2 - یه علم جو "اقرأ" سے شروع هوتا هے، اس میں هردینی علم به شمول حدیث، فقه اور تمام عصری علوم مراد هیں۔

پڑھو اپنے رب کے نام سے! الله تعالی اپنے پیغمبر کو حکم دیتاهے که اپنے پڑھنے کی ابتداء بخشنے والے مهربان رب کے نام سے کرے، الله تعالی انسان کے جسم اور روح دونوں کو بڑھا تاهے، (رَبِّک کا لفظ دو لفظوں "خَلَقَ" اور "اقرأ" کے درمیان آیاهے) "اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ " ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾	اس نے انسان کو ایک جمے ہوئے خون سے پیدا کیا

پھر دوسری مخلوقات کی تخلیق کے زمرے میں خاص طورپر انسان کی تخلیق کا ذکر کیا اور فرمایاکه : اس نے انسان کو ایک جمے ہوئے سخت خون سے پیدا کیا، اور اس کے لیے منصوبه بندی کی اسے چاهیے که امر اور نهی کرے، اور یه امر ونهی انبیاء کے بهیجنے اور کتابیں نازل کرنےسے هوتاهے ۔

"خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ " انسان کو آدم کی نسل سے پیدا کیا، انسانی تخلیق کی خصوصیت ، خدا کی خاصیت هے، اس نے انسان کو ایک چھوٹے اور بے وقعت نطفے سے پیدا کیاهے، آدم کو مٹی سے، انسان اور نسل انسان کو جمے ہوئے خون سے۔

"مِنۡ عَلَقٍ " جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، یه اسم جمع هے، اس کا واحد "علقه" هے، جو گاڑھےاور جمے ہوئے خون کا وہ ٹکڑا جو نطفے میں چالیس دن گزارنے اور نشو ونما کے بعد "علقه" میں بدل جاتاهے، جو بچه دانی کے جھلی پر چپک جاتاهے، اور پھر چالیس دن کا دوسرا مرحله اس پر گزرتاهے جو تیارهوکر "مضغه" بن جاتاهے، رب کی مرضی اس کی تخلیق میں کار فرماہوتی ہے کہ ، یاتو اسے پیدا کرتاهے، یا گوشت کے ٹکڑے کی صورت میں اسے رحم سے ساقط کر دیتاهے ، (یعنی یا تو بچہ صحیح سلامت دنیا میں آتاہے یا پھرساقط ہوجاتاہے۔

معجزه خلقت

الله سبحانه وتعالی نے انسانی جنس کو منفرد شکل وصورت میں خوبصورت اور دوممتاز چیزوں سے پیدا کیاهے:

الف: بیضه (انڈا ابتدائی شکل میں) جنسی خلیه والے انڈے جو ابھی تک استعمال نهیں هوئے ہوں یعنی مرد کے خلیے سے نهیں ملے)۔

ب: اسپرم (نرکا جنسی خلیه جو خصیه میں بنتاهے، اور منی پرفوّارے کی طرح گرتاهے جو که انڈے کو مفید بناسکتاهے (Spermatozoa) منی یعنی مردانه نطفے سے ۔

ان لاتعداد جنسی خلیوں میں سے عورت کے رحم میں ایک خلیہ انڈیل دیاجاتاهے ، اور وہ خلیہ ایک نیا وجود بنانے کا اپنا کام پورا کرنا شروع کردیتاهے، پھر حمل کی ایک خاص مدت کے بعد انسان کی پیدائش هوتی ے"فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ" یه آیت مبارکه رسول الله صلی الله علیه وسلم سے مخاطب هے که جس

(c) ketabton.com: The Digital Library

رب نے آپ کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا وہ آپ کو اَن پڑھ سے پڑھنے والا بھی بناسکتاھے یہ اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ھے۔
تخلیق کا جوھر اھم مگر یہ کہ انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، زیادہ اھمیت کا حامل ھے، یھی وجہ ھے کہ انسان مخلوقات کے گلشن کا پھول ھے ، اگروہ اپنی قدر جان لے تو وہ فرشتوں سے بھی اوپر ھے، اگر خود کو نہ پھچانے تو جانوروں سے بھی بدتر ھے۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ۝۳	پڑھ اور تیرا رب سب سے زیادہ کرم والاھے

اس کا فضل اور مھربانی بھت زیادہ ھے، اور اس کی عظمت اور مھربانی یہ ھے کہ اس نے انسان کو ھر قسم کا علم سکھایاھے ۔

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ۝۴	وہ خدا جس نے قلم کے ساتھ (انسان کو کچھ چیزیں) سکھایا

یہ اس کا فضل وکرم اور بے انتھا عنایت کی علامت ھے کہ انسان کو خون کے لوتھڑے سے انسانی شکل دی، اور اسے پڑھنا، لکھنا سکھایا، انسان کائنات میں وہ واحد ھستی ھے جو پڑھنے کے ذریعہ دوسروں کا پیغام سمجھتا ھے اور اسے لکھ کر محفوظ کرتا ھے، اور آنے والی نسلوں تک منتقل کرتا ھے، اس ترتیب سے وہ اپنے پیشروؤں کے تجربات سے مستفید ھوتاھے۔
شیخ قرطبی نے کھا ھے کہ: اللہ تعالی ھمیں علم اور تحریر کی فضیلت یاد دلاتا ھے، کیونکہ اس علم کے بڑے فائدے ھیں جو انسان کے احاطہ و اختیار سے باھر ھیں، اگر تحریر نہ ھوتی تو علم مرتب نہ ھوتے، نہ حکمتیں محفوظ ھوتیں، نہ پیشروؤں اور خدا کی نازل کردہ کتابوں کو قلمبند اور محفوظ کیاجا سکتا، اور اگر کتابت اور تحریر نہ ھوتی تو دنیا اور دین کے معاملات منظم نہ ھوپاتے (تفسیر قرطبی: 19 -120)۔
آیت مبارکہ سے کئ باتیں معلوم کی جاسکتی ھیں "قرآن" ، "علم" اور "قلم" انسان کی دیگر مخلوقات پر برتری کی علامتیں ھیں، اس آیت مبارکہ کے تناظرمیں "عَلَّمَ بِالْقَلَمِ " سے ھمیں معلوم ھوا کہ قلم کا استعمال جھالت سے آزادی کا ذریعہ اور اللہ کی مھربانی اور ربوبیت کا مظھرھے، اور لکھنا ایک مطلوبہ فن ہے، اور اس کی ترغیب اسلام نے دی ھے، اسی طرح "عَلَّمَ بِالْقَلَمِ " کے جملے میں ھم واضح طور سمجھتے ھیں کہ رب عظیم اپنے کام اسباب کے ذریعے انجام دیتاھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

قلم سکهانے کا پهلا اور سب سے اهم ذریعه هے

حضرت ابوهریره رضی الله عنه سے مروی ایک حدیث میں هے، کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "لما خلق الله الخلق کتب فی کتابه فهو عنده فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی " یعنی : جب الله تعالی نے ازل میں مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے عرش پر اس کے سامنے رکهی هوئی کتاب میں لکها: "میری رحمت میرے غضب پر غالب هے" ایک اور حدیث هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "اول ما خلق الله القلم فقال له أکتب فکتب ما یکون الی یوم القیامه فهو عنده فی الذکر فوق عرشه " یعنی: سب سے پہلے الله نے قلم پیدا کیا پهر اسے کہا کہ لکهو چنانچہ قلم نے قیامت تک جو کچھ هوناتها، وه سب لکھ دیا اور یه تحریر عرش پر خدا کے سامنے موجود هے، (ماخوذ: از تفسیر ابو عبدالله محمد بن احمد انصاری قرطبی تفسیر سوره تین).

قلم کی اقسام

قلم کی اقسام کے متعلق علماء فرماتے هیں که قلم کی تین قسمیں هیں:

1 - قلم اول: جسے الله تعالی نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور اسے لکهنے کا حکم ارشاد فرمایا.

2 - فرشتوں کے قلم، الله تعالی نے ان کے هاتهوں میں دیے ہیں جن سے وه مقادیر، واقعات اور انسان کے اعمال لکهتے هیں .

3 - لوگوں کے قلم، الله تعالی نے یه لوگوں کے هاتهوں میں قلم دیے ، جن سے وه اپنی باتیں اور اپنے مقاصد لکهتے هیں، کتابت، بیان کا حصه هے، بیان انسان کی خصوصیات میں سے ہے .

تفسیر کے امام مجاهد نے ابوعمرو سے نقل کیا هے که خدا تعالی نے تمام کائنات میں اپنی قدرت سے چارچیزیں پیدا فرمائی هیں ، ان کے علاوه باقی کائنات کے بارے میں فرمایا: "کُنْ" یعنی: وجود میں آجاؤ تو یه سب چیزیں وجود میں آگئیں، وه چارچیزیں یه هیں: قلم ، عرش، جنت عدن، اورآدم علیه السلام.

علماء کهتے هیں که علم کتابت اور تحریر سب سے پهلے ابوالبشر حضرت آدم علیه السلام کو سکهائی گئی ، اور انهوں نے سب سے پهلے لکهنا شروع کیا.
(کعب احبار: ابواسحاق کعب بن متی الحمیری ، ایک یهودی تها جس کا تعلق یمن کے ایک قبیله ذوالکیلا سے تها، حضرت عمربن خطاب رضی الله عنه کے دور خلافت میں تها، جب وه مسلمان هوا تو اس کے پاس یهودی کتابوں میں سے بشمول (عهد عتیق، اور عهد جدید) اور گذشته انبیاء کے واقعات کی کافی معلومات تهیں، بهت ساری خبریں اور اقوال جنهیں عام طور پر اسرائیلیات

(c) ketabton.com: The Digital Library

کهتے هیں اسی سے منقول ہیں ۔
بعض علماء کهتے هیں:کہ لکھنے کا یه هنر سب سے پهلے حضرت ادریس کو سکهایا گیا تها، دنیا میں سب سے پهلا کاتب بهی وهی هے (ضحاک)۔
بعض دوسرے علماء نے کهاهے که جس نے بهی تحریر شروع کی وه تعلیم الله کی طرف سے هے ۔

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾	اس نے انسان کو وه سکهایا جو وه نهیں جانتاتها

الله تعالی نے انسان کو اپنی ماں کی کوکھ سے اس حال میں پیدا کیا که وه کچھ نهیں جانتاتها ، اور اسے سماعت، بصارت اور حواس خمسه اور علم کے اسباب عطاکیے، پهر انسان کو قرآن اورحکمت کی تعلیم دی، اور قلم کے ذریعه بهت ساری چیزیں سکهائیں، وه قلم جس سے علم اور حقوق درج کیے جاتے هیں، جس خدا نے اپنے بندوں کو ایسی نعمتیں عطاکی هیں جن کا وه شکر ادا نهیں کرسکتا، پهر ان کو دولت مند بناکر اور رزق کی فراوانی کرکے ان پر احسان کیا، لیکن انسان اپنی نادانی اور جهالت کی وجه سے جب خود کو بے نیاز دیکهتا هے تو سرکش هوجاتاهے، اور هدایت قبول کرنے سے انکار کرتاهے، اوروه بهول جاتاهے که اسے اپنے رب کی طرلوٹ کر جاناهے۔
بلکه بعض اوقات یہ اس مقام پر پهنچ جاتاهے، که وه هدایت کو چهوڑ دیتاهے اور دوسروں کو بهی اس کو ترک کرنے کی دعوت دیتاهے، اس لیے نماز پڑهنے سے جوکه بهترین اعمال میں سے هے روکتاهے ۔
مفسرین نے اس آیت مبارکه : "عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ " کی تفسیرمیں (اس نے انسان کو وه سکهایا جو وه نهیں جانتاتها) کهاهے که یه پهلی قرآنی حقیقت هے جو رسول الله صلی الله علیه وسلم کے قلب کوپهلے لمحے میں حاصل هوئی، یه حقیقت اور سچائی آپؐ کے ذهن وشعور،آپؐ کی زبانی، آپؐ کے کام اور انداز فکر پر زندگی بهر چهائی رهی، اور اسے ایمان کی پهلی سیڑهی سمجهاگیا۔
امام شمس الدین ابوعبدالله محمّد ابن قیم جوزیه اپنی کتاب: "زادالمعادفی هدی خیر العباد" جس میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کی هدایت اور خدا کے ذکر کا خلاصه بیان کیاهے میں کهتے هیں: پیغمبر صلی الله علیه وسلم تمام مخلوقات میں کامل ترین هستی ہیں، آپؐ خدا تعالی کے ذکراور یاد میں مشغول هوتے تهے، آپؐ کی تمام باتیں الله کے ذکر، یاد اور اس سے متعلق تهیں، قوم کے لیے الله کے احکام ، ممانعت اورضابطے بیان کرتے اور الله کے لیے ذکر واذکارکرتے، الله کے اسماء وصفات کے بارے میں بتاتے، اسی طرح احکام

(c) ketabton.com: The Digital Library

وافعال اور وعدہ وعید کا بیان، اس معبود کی تسبیح اور تقدیس اس کی یاد اور اس کا ذکرتھا، اس کی درخواست، دعاء، تمنا اور خوف خدا کی یادتھی، آپؐ کی خاموشی اختیار کرنا اور دل کی یادبھی خدا کی یاد تھی، ہر وقت ہر حالت میں آپؐ نے خدا کو یاد کیا، اور خدا کا ذکر کیا، کھڑے ہوتے وقت، پہلو میں بیٹھتے ، گرتے، قدم رکھتے ، سوار ہوتے ، چڑتھے، اترتے، چلے پھرتے اور لیٹتے وقت، آپؐ کی سانسوں میں خدا کا ذکر جاری رہتا تھا، آپؐ جب بیدار ہوتے تو کہتے : "الحمدُ للهِ الّذی أحیانا بَعدَما أماتَنا وَإلیه النّشُورُ" (تمام تعریفیں اس الله کے لیے هیں جس نے همیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف هم کو لوٹناهے)۔

محترم قارئین:

مبارک آیات "6 تا 19 " میں نافرمان، منحرف اور بے پرواہ انسان کی بغاوتوں کے بارے میں بتایا گیاهے۔

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝٦ۙ	هرگز نهیں، بیشک انسان یقینًا حد سے نکل جاتاهے

یعنی جب انسان ایمان سے خالی هو تو دولت وثروت اسے متکبّر اور سرکش بنادیتی هے، اورظلم ، تجاوز، فسق، فجور اور مکرو حیله میں حدسے گذرجاتاهے ۔

"كَلَّا " یه بات قابل ذکرهے که لفظ "كَلَّا " مکی سورتوں میں آیاهے، یه مدنی سورتوں میں مذکور نهیں هے، وه لفظ جوکسی چیز کے انکار یا رد کرنے کے لیے استعمال هوتاهے وه عربی ادب میں "ردع" (انکار) کے نام سے مشهور هے ، جب کوئی کسی مطلب کا ذکر کرے یا آپ کوکسی سے جو توقع تھی وه پوری نهیں هوتی تو، اس وقت لفظ "كَلَّا " استعمال هوتاهے۔

" كَلَّا " متعدد معنوں میں استعمال هوتاهے:

مخاطب کی بات غلط هونے کی صورت میں اسے ڈانٹتے، انکار کرتے اور تنبیه کرتے وقت کہ جب اس کی بات غلط ہو تو اس کے جواب میں کهیں گے: نهیں، ایسا نهیں هے ۔

جواب لفظ "حقًّا" کے معنی : (جی هاں !) جوکه قسم کے ساتھ هو۔

"کلاّ" استفتاحیه کے معنی میں هو، اگر اس سے پهلے کوئی ایسی چیز نه هو جو زجر یا نفی کا تقضا کرے ۔

اس آیت میں یه انکار اور نفی کے لیے هے ، "کلاّ" البتہ یقین سے نہیں کیا جاسکتاکہ یہاں اس کا معنی حقًّا هے یا : "کلاّ" استفتاحیه کے معنی میں هے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"لَیطغی" یه طغیان کے ماده سے هے، جس کا معنی هے حد سے گذرنا، حد کو توڑنا، اور حد پرنه رهنا، طاغی: یعنی اس نے حدود سے تجاوز کیا ۔
وه سرکش لوگ جو اب تاریک راهوں میں گم هوچکے هیں: وه سمجھتے تھے که وه بندوں کی جان، مال، زندگی ، عقیده ، ایمان اور آزادی پرحاکم هیں، وه لوگوں کو غلامی اور قید میں ڈالنے کے لیے ان سے آزادی چھین لیتے تھے، خاص طور پران کو اپنی فکری اورنظریاتی قید میں لاتےتھے (یعنی اپنے نظریات کا زبردستی پابند بناتےتھے)۔

آیت "6" کا سبب نزول

ابن منذر نے حضرت ابوهریرة رضی الله عنه سے روایت کا هے: ابوجهل نے کها: کیا محمّد تمهاری آنکھوں کے سامنے اپنا سرزمین پر رکھتاهے (یعنی سجده کرتاهے) ؟ انهوں نے کها: هاں ، اس نے کها: میں لات اور عزی کی قسم کھاتاهوں ، اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھتا ، تو میں اس کی گردن پرسوار هوکر اس کے چهرے کومٹی میں رگڑتا، تو پھر یه آیت: "كَلَّآاِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى " نازل هوئی۔
امام بخاری کی حدیث نمبر (4958) میں ابن عباس رضی الله عنه سے روایت هے که ابوجهل نے کها که اگر میں محمد (صلی الله علیه وسلم) کو کعبه کے قریب نمازپڑھتے دیکھوں تو ان کی گردن پر سوار هوجاؤں گا، جب یه خبر نبی صلی الله علیه وسلم تک پهنچی تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے ایسا کرنا چاها تو (لوفعله لاخذته الملائکه) تو عذاب کے فرشتے اسے پکڑلیں گے ۔
نسائی رحمه الله ابوهریره رضی الله عنه سے روایت کرتے هیں که ابوجهل نے ایسا کرنا چاها، لیکن میں نے دیکھا که وه پلٹ کر اپنے منه پرهاتھ پهیر رهاتها، کسی نے اس سے پوچھا: کیاهواهے؟ کہا: میرے اور محمد کے درمیان آگ کا ایک گڑھا هے، پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: اگر وه میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتے۔

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰىؕ○	اس لیے کہ وه خود کو دیکھتا هے که غنی هوگیاهے

یعنی جب انسان امیر هوجاتاهے تو سرمست، باغی اور سرکش هوجاتاهے، چونکه اس نے تقوی کھودیا، هم دیکھتے هیں که وه طعن تشنیع کرتاہے ، اور حقوق ادا نهیں کرتاهے، همیں نهیں بھولنا چاهیے که : یه بے نیازی صرف الله تعالی کے لیے خاص هے جیساکه الله نے فرمایا: "يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِۚ○

(c) ketabton.com: The Digital Library

وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ۝۱۵" (سوره فاطر: 15) (اے لوگو! تم الله کی طرف محتاج هو اور الله سب سے بے پروا، تمام تعریفوں کے لائق هے) .
اب اگر ان دونوں کی جگه بدل دی جائے اور انسان الله کی بنسبت خود کو غریب نه سمجھے ، بلکه خود کو امیر سمجھے تو اس کی ترقی رک جائے گی، لیکن اگر هم خود کو الله کے علاوه کسی اور کی نسبت امیر سمجھیں تو اس میں کوئی حرج نهیں ، لیکن الله تعالی کو غنی سمجھ کر همیں اپنی غربت کا اظهار کرناچاهیے، اور اس اظهار پر فخر بھی کرناچاهیے یه فقیری هے که همیں ایک مقام تک پهنچادیتی هے، لیکن کسی کے سامنے اپنی بے بسی اور غربت کا اظهار نه کریں که ذلیل هوجائیں گے، کیونکه هم سب انسان برابر هیں، کسی کو کسی پر فضیلت حاصل نهیں هے، سوائے تقوی کے: "لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ, وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ, وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ, وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ, إِلَّا بِالتَّقْوَى" (کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر سرخ کو کالے پر، اور کالے کو سرخ پر کوئی فضیلت حاصل نهیں، سوائے تقوی کے) (مسند احمد: 23489) و (السلسلة الصحیحة: 2700) حکم آلبانی.
" إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ" (بیشک الله کے نزدیک تم میں سے سب سے معزز وه هے جو زیاده تقوی والا هو) یہ نهیں فرمایاکه :" إن اکرمکم عند الله غنیکم" کہ جس کے پاس مال زیاده هو اس کی قدر ومنزلت الله کے هاں زیاده هے، درحقیقت وجہ عزت مال و دولت نهیں هے، بلکه "إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ" .

معزز قارئین:

اگر کسی شخص میں قابلیت نه هو لیکن مال اسے غرور میں مبتلا کردے، جیساکه قارون نے کها: "أنَّما أوتیته علی علمٍ عندی" (قصص:78) یا طاقت اسے مغرور کردے ، جیساکه فرعون نے کها: "ألیس لی مُلكُ مصر"(زخرف: 51) (کیا میرے پاس مصرکی بادشاہت نہیں ہے) ، یا علم اسے مغرور بنادے "آتیناه آیاتنا فانسلخ منها" (اعراف : 175) (ہم اسے اپنی آیات دیں (علم دیا) مگر وه ان میں سے نکل گیا) تو یہ سب کسی کام نہیں آئیں گے.
لیکن اگر ظرف اور قابلیت هو، یهاں تک که تینوں صفات ایک آدمی میں جمع هوں جیسے : حضرت یوسف، اور حضرت سلیمان، لیکن وه پھر بھی مغرور نهیں هوتا، کیونکه سب کچھ خدا کی طرف سے سمجھتا هے اپنی طرف سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

نہیں، چنانچه سلیمان علیه السلام نے کہا: "هذا من فضل ربي" (نمل: 40) اور حضرت یوسف نے کہا:" ربّ قد آتيني من الملك وعلّمتني من تأويل الاحاديث" (سوره یوسف: 101) تو یہ باتیں اور رویہ قابل تعریف ہے، اور اگر اس کے برعکس که انسان الله کی طرف نهیں بلکه اپنی طرف دیکھے، یعنی ان صفات کو اپنی ذاتی خوبی سمجھے تو یہ قابل مذمت ہے، باغی نه خدا کی بندگی کرنا چاهتاهے اور نه وه خدا کا بنده هے، وه خدا کے احکام نهیں پهچانتا، اور نه وه دلائل کو قبول کرتاهے، نه وه ضمیر کی پکار اور نه مظلوموں کی فریاد سنتاهے۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ۸	یقینا تیرے رب هی کی طرف لوٹنا هے

بیشک اس دنیا میں آنے والے سب انسانوں کی واپسی تیرے رب کی طرف هے، اور وه سرکشوں، باغیوں اور نافرمانوں کو ان کے اعمال کی سزادے گا۔
"رُجْعٰى " مصدر هے رجوع کے ماده سے ، یعنی : واپس لوٹنا ۔
اس کے ساتھ ساتھ یہ آیت مبارکہ انسان کو سرکشی اور بغاوت کے نتائج سے متنبه کرتی هے، اور اسے ڈراتی هے اور کهتی هے که: اے سرکش انسان! تو کیوں تکبر اور سرکشی کرتاهے؟ تو بھول گیا ہے کہ واپسی بھی اور موت بھی هے ، تم بھول گئے ہوکه ایسی صورت حال هوگی که تمهاری کارکردگی اور موقف کے حوالے سے تم سے بازپرس هوگی، ایسا دن آئے گا که سب الله کی طرف واپس جائیں گے ، پس جو کچھ الله تعالی نےتم لوگوں کو دیاهے، ان پر غرور نہ کرو۔
یه بات ذهن نشین رهے که: آیت عام هے، اور اس میں هرظالم، متکبر اورسرکش شامل هے، مفسرین لکھتے هیں: ایک طویل مدت جب سورت کی ابتدئی آیات کے نزول کے بعد گذری تو پهر یه آیات ابوجهل کے بارے میں نازل هوئیں، کیونکه ابوجهل اپنی دولت کی فراوانی کی وجه سے باغی بن گیاتها، اور نبی صلی الله علیه وسلم سے زیاده دشمنی کرتاتها، البتہ اعتبار لفظ کے عموم کا هے نہ کہ خا ص وجه کا ، (صاوی: 336/4 ، اور قرطبی: 19/ 123)۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ۹	کیا تونے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتاهے

کیا تم اس شخص پرتعجب نهیں کرتے هو جو بندوں کو رب کی اطاعت سے روکتاهے ؟ اور الله کے راستے اور خالق کی عبادت کرنے سے مخلوق کو روکتاهے، نماز سے روکنا رب عظیم کی سب سے بڑی مخالفت اور حق سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

لڑتاهے، ان نیکیوں سے وہ شخص منع کرتاهے حالانکہ خود بھی هدایت کے راستے پر نه هو، اور دوسروں کو اس کام کی طرف دعوت دیتاهو جو تقوی کے خلاف هو۔

آیت مبارکه کے نزول کے اسباب

ابن جریر نے ابن عباسؓ سے روایت کیا که: رسول الله صلی الله علیه وسلم نماز پڑھ رهے تھے که ابوجهل بن هشام آیا اور آپؐ کو نماز پڑھنے سے منع کیا، تو اس وقت یه آیت نازل هوئی: "أَرَءَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ﴿٩﴾ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ﴿١٠﴾ " ترجمه: کیا تونے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتاهے، ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتاهے (کیا یہ روکنے والا عذاب الهی کا مستحق نهیں هے؟)

کیا نماز پڑھنا جرم هے؟ کیا نماز ادا کرنا کسی کو ضرور اور نقصان دیتا هے ؟ (بخاری : 4958) اور متن کا لفظ جامع البیان طبری هجر: 534/24 – 37689) (زادالمسیر ابن جوزی: 1549) .

اس آیت مبارکه کا اشارہ ابوجهل کی طرف هے، جو ابوالحکم سے مشهور تھا، جبکہ نبی صلی الله علیه وسلم نے اسے ابوجهل کا لقب دیا تھا، ابوجهل مکه کے کٹرمشرکین میں سے تھا اور جیسا که هم نے اوپر ذکر کیاهے، اس نے کها که میں جاکر (نعوذ بالله)محمد کی گردن پر پاؤں رکھوں گا جب وہ نماز پڑھیں گے، اور ان کا گلا گھونٹ دوں گا، لیکن جب بھی وہ نبی صلی الله علیه وسلم کے پاس جاناچاهتا تو آپ صلی الله علیه وسلم کے پاس سے پیچھے هٹ جاتا اور اپنے هاتھ سے منه ڈھانپ لیتا، جب اس سے وجه پوچھی گئی تو اس نے کها: میرے اور اس محمد کے درمیان آگ کا گڑھا ، اور خوف تھا ، اور فرشتوں کے پر بھی حائل تھے، بنی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتے (مسلم : 2797)۔

عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ﴿١٠﴾	ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتاهے (ایسا روکنے والا عذاب الهی کا مستحق نهیں هے؟)

حقیقت یه هے که: نماز الله تعالی کی بندگی کی علامت هے، اس بناپر شیاطین الله تعالی کے ان بندوں سے ڈر اور خوف رکھتے هیں جو نماز ادا کرتے هیں اور اس پر قائم رهتے هیں ، نه که ایسے انسانوں سے جو بے حس ،بے عمل، اور بے نماز هیں .

أَرَءَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ﴿١١﴾	کیا تونے دیکھا اگروہ هدایت پرهو

بتاؤ کیا اگر(یه باغی ظالم راہ راست پرهوتا) هدایت پرهوتا(تو خدا کے پاس اس کا کیا مقام اور مرتبه هوتا) .

(c) ketabton.com: The Digital Library

اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰىؕ۝۱۲	یا اس نے پرهیزگاری کا حکم دیا هو

یا یه دوسروں کو نماز اور دیگر عبادات سے روکنے کے بجائے تقوی اور پرهیزگاری کا حکم دیتا، کیا یه اس کے لیے بهتر نهیں هوتا؟

اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَتَوَلّٰیؕ۝۱۳	کیا تونے دیکها اگر اس (منع کرنے والا) نے جهٹلایا اور منه موڑا

مجهے بتاؤ که اگروه قرآن اور ان تمام کتابوں اور احکام وتعلیمات کا انکار کرتا هے جو انبیاء اپنے ساتھ لائے تهے، ایمان اور تمام اچهے اور پسندیده کاموں سے منه موڑلے تو وه کس سزا کا مستحق هوگا، اور اس کا حال قیامت کو کیسا هوگا؟

یه مبارک آیت اس عظیم مفهوم کو بیان کرتی هے که یه آیات صرف ابوجهل کے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے خلاف گهناؤنے فعل تک محدود نهیں هیں، بلکه ان تمام لوگوں کو شامل هیں جو خدا کی عبادت خود بهی نہیں کرتے، اور اس کی راه میں رکاوٹ بهی بن جاتے هیں که کوئی اور الله کی عبادت نہ کرے۔

اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ۝۱۴	تو کیا اس نے یه نه جانا که یقیناً الله دیکھ رهاهے

کیا وه نهیں جانتا که الله تعالی اس کے تمام حالات کو جانتاهے اوراس کے تمام اعمال کو دیکهتاهے؟ یعنی وه اس کی باتوں کو گنتا اور اس کے کردار کو لکهتاهے، اس کے احوال سے واقف هے، اور اپنی طرف اس کی واپسی کو مقرر اور متعین کرچکاہے؟ ۔

اگر وه عبادت میں رکاوٹ بننے اور حقیقت کے جهٹلانے اور حق سے منه موڑنے سے باز نهیں آتا، تو هم اسے اس کی پیشانی کے بالوں سے ضرور پکڑیں گے، اور اس کو اس کی صحیح جگه تک لے جائیں گے، جیسا که ایک ذلیل اور خوار مجرم کو اس کے گریبان سے پکڑ کر گهیسٹتے هوئے عدالت لے جاتے اور سزا دیتے هیں۔

کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِۙ۝۱۵	هرگز نهیں، یقیناً اگر وه باز نه آیا تو هم ضرور اسے پیشانے کے بالوں سے گهسیٹیں گے

کبهی بهی نهیں ! (جیسا وه سوچتاهے ایسا نهیں هے) حقیقت ایسی نهیں هے ، میں رب کی قسم کها کر کهتاهوں که اگر اس نے الله سے لڑنا اور اس کے بنی

(c) ketabton.com: The Digital Library

کو اذیت دینا بند نه کیا تو هم اس کی پیشانی کو سختی سے پکڑیں گے ، اور سختی سے قتل کردیں اور اس کے بعد هم اسے جهنم کی آگ میں ذلت کے ساتھ جھونک دیں گے۔

"لَنَسۡفَعًۢا " یه "سَفَعَ" کے ماده سے هے، یعنی: کسی کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹنا زمین پریہ اس کی تذلیل کی علامت هے، شروع میں "لام" اور آخر میں تنوین، یه تنوین نون خفیفه کا قائم مقام هے، اور جمع کا صیغه بھی هے، اس لیے اس میں تین تاکیدهیں۔

"لَئِن لَّمۡ يَنتَهِ " اگروه همارے نبی محمد صلی الله علیه وسلم کو ایذا پهنچانے اور هراساں کرنے سے باز نهیں آتا، اور اس کی راه میں رکاوٹیں ڈالنا بند نهیں کرتا۔

"لَنَسۡفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ " هم پیشانے کے بالوں سے پکڑ کر گھسٹیں گے آگ کی طرف۔

"ٱلنَّاصِيَةِ " پیشانی کے بال، کیونکه دماغ میں تمام تحریکی رویے کا مقام، ناصِیَه یعنی ماتھے کا اکلا حصه هے۔

آیت مبارکه میں غور کریں، اتمام حجت کا آخری مرحله هے، دلیل کا اختتام کرناهے، اگر ابوجهل نے بنی کریم صلی الله علیه وسلم کو اذیت دینا بندنهیں کیا، اور نماز پڑھنے سے روکنے پر کاربند رها، اور نافرمانی، رکاوٹوں اور ترقی کی کمی جن میں وه غرق هوگیاهے ان سے دست بردار نه هوا تو اس کی پیشانی کے بالوں سے توهین وتحقیر کے ساتھ پکڑ کر گھسیٹیں گے اور اسے دوزخ کی آگ میں جھونک دیں گے۔

بیسویں (20) صدی کے اواخر میں انسانی دماغ کے مختلف حصوں کے افعال پر ماہرین تحقیق کے بعد اس نتیجے پرپهنچے هیں که: مجرم لوگوں کے دماغ میں ایک خاص گوشہ ہوتاہے جو ان کی رہنمائی جرم کی طرف کرتاہے، دماغ کا یه گوشہ سرکے اگلے حصے میں اور ماتھے کے بال کے نیچے واقع هوتاهے، جسے ناصية کهتے هیں، اوراس وقت رسول الله صلی الله علیه وسلم کویه کیسے معلوم هوا سوائے اس کے که یه قرآن اور الله علیم کے کلام کے معجزات میں سے ایک هے ۔

نَاصِيَةٖ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٖ ١٦	یعنی اس جھوٹی خطا کار پیشانی کے بال

یعنی اس کی پیشانی وه پیشانی هے جو اپنے قول میں جھوٹی اور عمل میں خطا کار هے، وه خبریں پهنچانے میں جھوٹ بولتی هے اور احکام میں غلطی کرتی هے ؛ لهذا اس کا اراده فساد پرمبنی اور عقیده منفی هے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"كَاذِبَةٍ " جھوٹ بولنے والی ۔

"خَاطِئَةٍ " خطا کار۔

"التسهيل" میں ھے که: ناصيةٍ کو ان اوصاف "كاذبة" اور "خاطئة" سے متصف کرنا جائز ھے ، کیونکه جھوٹے اور خطا کار کی بھی ناصیه ھے ۔
"خاطئ: وه ھے جوجان بوجھ کر گناه کا مرتکب هوجائے، اور "مخطئ" وه ھے کہ بغیر قصد اور ارادے کے اس سے سرزد هوجائے (التسهيل: 4/ 209)۔

فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهُۥ ١٧	پس وه اپنے یاروں کی مجلس کو بلالے

اسے مسلمانوں کے خلاف جنگ میں مدد کے لیے پنے دوستوں کو بلانے دیں.
نَادِيٌّ: یه وه جگه ھے جهاں لوگ بیٹھتے ھیں، خاندان او رقبیلے والے ایک ساتھ اکٹھے هوتے ھیں۔
"نَادِيَهُ " یار اور ساتھی، وابستگان، رشته دار، یعنی وه جس کی سزا یقینی هو، اس کو چاهیے که مددکے لیے اپنے یاروں اور رشته داروں کو بلائے اس مصیبت کو دفع کرنے میں اس کا ساتھ دیں ، یه اشاره ابوجهل کی طرف ھے که وه کهتاتها: که میرے بهت سارے ساتھی اور دوست ھیں وه میری مدد کریں گے، الله تعالی فرماتے ھیں: انهیں بلالو، وه بھی آجائیں۔

آیات "17" تا "18" کے نزول کے اسباب

ترمذی وغیره نے ابن عباس سے روایت کیا ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نماز پڑھ رهے تھے که ابوجهل آیا اور کهنے لگا: کیا میں نے تمهیں اس سے منع نهیں کیا تها؟ نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے اسے دهمکی دی؟ تو ابوجهل نے کها: تم اچھی طرح جانتے هوکه اس ملک میں زیاده تر افراد جماعتوں قوموں اورقبیلوں کے اجتماعات کا تعلق مجھ سے ھے، تب الله تعالی نے یه آیات نازل فرمائی "فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهُۥ ١٧ سَنَدۡعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ١٨ "۔

"كَانَ النَّبِيُّ ج يُصَلِّي فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا؟ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا؟ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا؟ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: " فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهُۥ ١٧ سَنَدۡعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ١٨ "(العلق: 17-18) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللَّهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللَّهِ".«(ترمذی: 3349) و (السنن الكبرى نسائي: 11620) و (مسند

(c) ketabton.com: The Digital Library

احمد: 2321 و 3044) و(جامع البیان طبری ط هجر: (24/ 538) 37685) حکم
آلبانی: صحیح.

سَنَدۡعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ١٨	هم عنقریب جهنم کے فرشتوں کو بلالیں گے

هم جلد هی جهنم پر مقررکیےگیے فرشتو ں کو بلائیں گے، تاکه اسے جهنم میں لے جائیں اور اس کی گھرائیوں میں پھینک دیں.
"زَبَانِيَةَ " زَبْنی کے ماده سے ہےبمعنی محافظ ، نگران اور مأمور ، یهاں "زبانیه" سے مراد ، سخت گیر، تند مزاج، تندخو فرشتے هیں جو که جهنم کے نگران هیں، اگر وه ابوجهل اپنے قبیله اور یاروں کا نگران هے، اور وه اپنے قبیله اور یاروں کو مدد کے لیے بلائےگا، تو هم بھی ان تندخو، سخت مزاج اور مضبوط شکنجے والے فرشتوں کو بلائیں گے که وه انہیں پکڑ کر جلتی هوئی آگ میں پھینک دیں .

"الزَّبَانِيَةَ " یا جهنم کے نگران کی صفات

1 - وه کسی پر ترس نہیں کھاتے (غلاظٌ) .
2 - درشت خو، سنگدل (شِداذٌ).
3 - الله تعالی کے حکم کی نافرمانی نهیں کرتے .
4 - وه بهت بڑے، مضبوط اور طاقتور هیں.
5 - وه خدا کا حکم بجالاتے هیں .

اس خوفناک انجام کے تصور پر روشنی ڈالنے کے بعد یه سورت فرمانبردار مؤمن کی هدایت پر ختم هوتی هے که وه اپنے کام پر کار بند رهیں، اور اپنے ایمان اور طاعت پر ثابت قدم رهیں .
آخرمیں یه کهه سکتے ہیں که اس میں کوئی شک نهیں که خدا کی عظیم طاقت تمام سازشوں پر غالب رهتی هے، دوسروں کی ممانعت اور رکاوٹوں کے مقابلے میں هماری ذمه داری یه هونا چاهیے که هم عبادات کی ادائیگی پر مداومت کریں.

ابوجهل کون هے

قریش حجاز کے مشهور اور اهم عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ تھا، مشهور اور معتبر مؤرخین نے، اسلام کے ظهور کےزمانے میں قریش کے "25" درج ذیل قبائل متعارف کرائے هیں: 1- بني هاشم، 2- بني مطلب، 3- بني حارث، 4- بني اميه، 5- بني نوفل، 6- بني حارث بن فهر، 7- بني اسد، 8- بني عبدالدار، 9- بني زهره، 10- بني تيم بن مره، 11- بني مخزوم، 12- بني يقظه، 13- بني مرّه، 14- بني عدي بن كعب، 15- بني سهم، 16- بني جُمَح،

(c) ketabton.com: The Digital Library

17- بني مالک، 18- بني معيط، 19- بني نزار، 20- بني سامه، 21- بني ادرم، 22- بني محارب، 23- بني حارث بن عبدالله، 24- بني خزيمه، 25- بني بنانه (مسعودي، مروج الذهب، جلد 1، صفحه277، بطون قريش).
ابوالحکم عمروبن هشام بن مغيره مخزومى ، جو "ابوجهل" کے نام سے جانا جاتاھے، قريش کے رئيسوں ميں سے ايک اور مکه کے مشهور مشرکين ميں سے تها، وليد بن مغيره کابهتيجا تها، مکه کےمشهور تاجروں اور مالداروں ميں اس کا شمار هوتاتها۔
اس ميں کوئى شک نهيں که: ابوجهل قبيله قريش سے هے، ليکن رسول الله صلى الله عليه وسلم کے چچا ؤں ميں شمار نهيں هوتا، کيونکه رسول الله صلى الله عليه وسلم کا والد عبد الله بن عبد المطلب بنى هاشم هيں، چنانچه رسول الله صلى الله عليه وسلم کا تعلق بنى هاشم کے خاندان سے تها اور ابوجهل کا تعلق بنى مخزوم خاندان سے تها، چنانچہ ان کا سلسله نسب مختلف هے، (ابن سعد ، الطبقات الکبرى، ترجمه جلد : 7 صفحه 413)۔
ابوجهل کى سب سے زياده دشمنى رسول الله صلى الله عليه وسلم سے تهى، اور خاص طور پر ان لوگوں سے بهى جو نئے اسلام لائے تهے، آپ صلى الله عليه وسلم اورمسلمانوں اور دين اسلام کے ساتھ اس کى ضد اور دشمنى اس حد تک پهنچ گئى تهى که اسے "ابوجهل" کها جانے لگا، يه ابوجهل تها جس نے "سميه" عماربن ياسر کى والده کو شهيد کيا، اور پھر کچھ عرصہ بعد بالآخره وه خود بهى جنگ "بدر" ميں مارا گيا، اورتاريخ اسلام ميں اس کا بدترين نام باقى هے۔

كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿١٩﴾	هرگزنهيں، اس کا کهنا مت مان اور سجده کر اور بهت قريب هوجا

(هرگز نهيں) اے محمّد! حقيقت ايسى نهيں هے جيسا که يه کافر تصور کرتاهے، بلکه آپ کى حفاظت اور مدد کى جاتى هے؛ لهذا نماز چهوڑنے ميں اس کى پيروى نه کرو، بلکه سجده ريز هو کر اپنے رب کا قرب حاصل کرو، تا که تم رب تعالى کى قربت اور دوستى حاصل کرسکو، جى هاں ! بندے کى رب کے قريب ترين حالت اس وقت هوتى هے جب وه سجدے ميں هوتاهے ، جيساکہ حديث ميں هے که:
" بندے کى اپنے رب کے نزديک سب سے زياده محبوب حالت وه هے جس ميں اس کى پيشانى الله تعالى کے لے زمين پر سجده ريز هو" (رواه مسلم)۔
زمين پر سجده، رب العزت کے حضور بندگى اور عبوديت کى علامت هے، البته الله تعالى کےقرب کے ذرائع ميں وه تمام کام شامل هيں جو قرب کى نيت سے کيے جاتے هيں، البتہ سجده قرب حاصل کرنے کا بهترين ذريعه هے، حديث شريف ميں يه بهى آياهے که : رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا: ليکن رکوع، اس ميں اپنے پروردگار کى تعظيم کرو اس کے ليے جهک جاؤ،

(c) ketabton.com: The Digital Library

لیکن سجده ، اس میں دعا کرنے کی کوشش کریں، کیونکه سجده اس بات کا مستحق هے که اس میں آپ کی دعائیں قبول هوں۔

اسلام میں قلم کی اهمیت

قلم بزرگوں کا ترجمان تها، قلم تیز (تلوار) سے بهترتها، اپنے جذبات اور باطنی احساسات اور تقاضوں اور احکامات کے اظهار کے لیے اور اپنی فکری ذخیرے کو حاصل کرنے اور دوسروں تک پهنچنے اوراپنے خیالات ونظریات کے اظهار کے لیے نسل آدم کو وسائل اور آلات کی ضرورت هوتی هے، جن میں سب سے اهم زبان اور قلم هے، اگرچه دوسرے طریقوں سے ایک دوسرے تک اپنا مطلب ، مقصد اور پیغام کو پهنچانا ممکن هے، جیسے اشاروں سے اور جانوروں سے ملتی جلتی آوازیں نکال کر، که هم سے پهلے انسانوں نے ان طریقوں سے هی اپنے خیالات کا تبادله کیاهے، اور ایک دوسرے تک پیغام پهنچایاهے، اسی طرح هنسی اور رونابهی جس کا اظهار بچے اپنے والدین سے خوشی کے موقع پر هنسی کے ذریعے، جب زبان سے کهنے کے قابل نهیں هوتے، اور درد، غم ، بهوک اور پیاس کا رونے کی صورت میں اپنے والدین اور اردگرد کے لوگوں سے اظهار کرتے هیں۔

اور بعض اوقات خاموشی، بهوک هڑتال، دهرنا، چهرے کے تاثرات کی تبدیلی وغیره انسانی خواهشات اور ضروریات کےاظهار کا ذریعه هوتی هیں، لیکن اکثر اوقات زبان اور قلم کا استعمال هوتاهے، اور ان دو آلات میں سے قلم زیاده اهم هے، اس کا اثر ابدی اور پائیدار هے، کسی دانشور نے کهاهے که:" البیان بیانان: بیان اللسان وبیان الاقلام. بیان اللسان قد تدرسه اللاعوام وبیان الاقلام باق علی مرّ الایام" بیان کی دوقسمیں هیں: ایک زبان کا بیان، اور دوسرا قلم کا بیان ، زبان کا بیان وقت گذرنے کے ساتھ پرانا هوجاتاهے ، اور مٹ جاتاهے ، لیکن قلم کا بیان همیشه رهتاهے۔

قرآن کریم میں همارے رب نے قلم اور تحریر کی اهمیت کو اس قدر واضح اور اهمیت کے ساتھ بیان کیا هے که قلم اور جو کچھ وه لکهتاهے اس کی قسم کهائی ہے: "نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۝" قلم کی قسم اور جو کچھ وه لکهتےهیں" (سوره قلم: 1)

پڑهے لکهے لوگوں کے لے یه راز نهیں هے که سب سے زیاده مضبوط تاکید قسم کهاناهے، اور قسم ایک اهم اور عظیم معامله پر کهائی جاتی ہے، قلم کی عظمت اور اهمیت اور جوکچھ وه لکهتاهے، یه هے که: یه انسانی تهذیبوں کی ابتداء ، علوم کے ارتقاء اورتکامل ، افکار ونظریات کی بیداری، مذاهب کی تشکیل اور انسانی رهنمائی اور آگهی کا ذریعه هے کاغذ کے صفحے پر قلم

(c) ketabton.com: The Digital Library

کی نب کی حرکت بنی نوع انسان کی تقدیر کا تعین کرتی ھے، اس لیے انسانی معاشروں کی فتح وشکست کا دار ومدار قلم کی نوک پر ھے۔
قلم علوم وفنوں کا نگھبان، منکرین کے افکار کا نگھبان، علماء کے افکار کا مضبوط ربط، بشر کے ماضی اور مستقل کے درمیان رابطے کا پُل ھے، یھاں تک که آسمان وزمین کا ربط بھی اسی لوح وقلم کے ذریعہ حاصل ھوا ھے، قلم ان لوگوں کو جوڑتاھے جو وقت اور جگه کے لحاظ سے ایک دوسرےسے الگ رھتےھیں، قلم بنی نوع انسان کا راز اور علوم کا خزانه، صدیوں اور زمانوں کے تجربات کا جمع کرنے والاھے ۔
اگر قرآن اس کی قسم کھاتاھے تو یه ھمیشه کسی بھت بڑی اور قیمتی چیز کی قسم کھاتاھے، اور اس چیزکودلیل کے طورپر پیش کرتاہے ۔
قرآن کریم نبی کریم صلی الله علیه وسلم کا ایک لافانی معجزه ھے، خدا کی طرف سے لکھاگیاھے جو قلم کا خالق ھے، قلم اور تحریر ان قوال میں سے ھے جو نه صرف پرانے نھیں ھوتے ھیں، بلکه ھرآنے والے دن ان کے نئے پھلو ظاھر کر کےسامنے لاتے ھیں، قرآن میں قلم کے نام پر خدا کی قسم اس کے تقدس اور شرافت کا سب سے واضح ثبوت ھے، " نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا يَسۡطُرُوۡنَۙ‏ ۝١ " قلم کی قسم اور جو کچھ وه لکھتاھے" (سوره قلم : 1) .
جیسا که رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ پھلے رابطه میں وه قلم سے متعلق بات کرتا ھے: "الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ ۝۴" جس نے قلم سے لکھنا سکھایا (سوره علق : 4) انسانی زندگی کا ایک ھم ترین واقعه خط کا وجود میں آنا اور کاغذ یا پتھر پر قلم سے لکھنے کا ظھور تھا، جس نے تاریخی دور کو ماقبل تاریخ سے الگ کردیا۔
بعض مفسرین نے سوره "قلم" کی آیت "1" میں قلم کو ایسے قلم سے تعبیرکیاھے، جس سے خدا کے عظیم فرشتے آسمانی وحی لکھتے ھیں ، اور لوگوں کے اعمال نامے تحریر کرتے ھیں، جبکہ بعض دوسرے لوگوں کے نزدیک یه آیت ایک وسیع معنی رکھتی ھے، جس میں سے یه تفسیر اس کی ایک مثال ھے، جس طرح که "مَا يَسۡطُرُوۡنَ" کا وسیع مفھوم ھے، اس میں وه سب کچھ شامل ھے جو انسانوں کی رھنمائی اور فکری، اخلاقی اور عملی اقدامات کے ذریعہ لکھاگیاھے، اور یه صرف آسمانی وحی یاانسانوں کے اعمال تک محدود نھیں ھے ۔
بعض نے قلم سے خدا کی قسم کھانے کو اور جوکچھ وه لکھتا ھے اسے نعمتوں میں سے ایک نعمت قرار دیاھے، کیونکه وه قلم اور تحریرکی عظمت کو بات کرنے کے برابر سمجھتے ھیں، ان دونعمتوں کی عظمت ثابت کرنے کے لیے

(c) ketabton.com: The Digital Library

یهی کافی هے که الله تعالی نے انسان کی رہنمائی کلام اور قلم کی طرف کی هے اور ان نعمتوں سے نوازا، اور ان دو نعمتوں کو استعمال کرنے کا طریقه بھی سکھایا۔

قرآن کریم اگر قلم کی قسم کھائے، تو اس کا مطلب هے که قلم انسانوں کا راز دارهے، اور وه علم کا خزانه هے، صدیوں اور زمانوں کے تجربات کو جمع کرنے والا هے، اور یه بهت قیمتی اور قابل احترام معامله هے، قلم اور اس کے ذریعه جو کچھ لکھا جاتاهے وه دراصل انسانی تهذیب کی پیدائش اور علم کی نشو ونما اور افکار کی بیداری کا ذریعه هے، کیونکه قلم اور تحریر خدا کی عظیم نعمتوں میں سے هے، جس کی طرف خدا تعالی نے بنی نوع انسان کی رهنمائی فرمائی هے، اور اس کے ذریعه آنکھوں سے پوشیده واقعات اور دلوں میں چھپے هوئے معانی ضبط تحریر میں لائے جاتے هیں۔

قلم اور تحریر کے ذریعه انسان اپنے سامنے کوئی بھی واقعه پیش کرسکتاهے جو زبان و مکان کے پردے کے پیچھے هو۔

نتیجه

قلم تهذیب کا معمارهے، زبان تاریخ کا علمبردار اور انسانی معاشرے کے درمیان رابطے کا پل ، علوم وفنون کا محافظ هے:" كل علم ليس فى القرطاس ضاع " کوئی بھی علم جو کاغذ پر نهیں هے ضائع هوکر مٹ هوجاتاهے۔

صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library